© rasailojaraid.com

چرچ کے امدادی گروپ نے ابتدائی ضرورت کے تحت 3800 پناہ گزینوں کو جو 2 مئی اور 23 جون 1989ء کے عرصے میں برطانیہ پہنچے تھے۔ عارضی طور پر چرچ کے ہالوں میں ٹھہرایا۔ لیکن اسے اب ان لوگوں کے طویل المدت مسائل کا سامنا ہے۔ جسے وہ ترک اور کرد گروہی تنظیموں اور کرد پناہ گزینوں کے قانونی گروپ کے ساتھ مل کر حل کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔

ایک کرد خاندان کو فری چرچ سنٹر کے گھر میں عارضی طور پر پناہ دے کر اور سینئر چرچ راہنما نے آخری لمحے مداخلت کر کے ملک بدر ہونے سے بچا لیا۔ بہت سے کرد پناہ گزین جنہیں محکمہ داخلہ ملک سے نکالنا چاہتا ہے تشدد کا شکار ہو گئے۔ سیہولیگیوون نامی ایک 26 سالہ کرد نے سیاسی پناہ نہ ملنے پر واپس جانے کی بجائے اپنے آپ کو آگ لگا کر خودکشی کر لی۔ رپورٹ کے مطابق اس صورت حال کا مثبت پہلو یہ ہے کہ بہت سے کردوں نے مشن 89 میں شرکت کی اور صلاح مشورے سے آگے بڑھ کر اس میں عملی دلچسپی کا مظاہرہ کیا۔

رشدی کے ساتھ موازنے پر خفگی کا اظہار

کمیشن برائے نسلی مساوات کی ایک رپورٹ میں سلمان رشدی کی کتاب شیطانی آیات کے خلاف مسلمانوں کے احتجاج کا موازنہ کیتھولکوں کی اسقاط حمل کی مہم سے کیا گیا ہے۔ دینی مکاتب: "ایک کثیر ثقافتی معاشرے میں مذہبی اسکول" کے عنوان سے رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ مسلمانوں نے شیطانی آیات کے خلاف احتجاج کے لیے اپنے مذہبی اور خاندانی ڈھانچوں کو جس طرح استعمال کیا۔ اس پر کئی حلقوں میں غم و غصے کا اظہار کیا گیا ہے۔ لیکن اس قسم کے عتاب کا نشانہ رومن کیتھولکوں کو اس وقت نہ بنایا گیا جب انہوں نے پرائیویٹ ممبروں کی جانب سے بلوں کے ایک سلسلے کی حمایت میں سرگرمی دکھائی، جن کا مقصد عشرۂ 1970ء کے اوائل سے اسقاطِ حمل کے حقوق پر پابندی عائد کروانا تھا۔ اس وقت تو اسے، پسندیدگی یا کراہت سے قطع نظر یوں سمجھا گیا کہ یہ ایک نہایت منظم گروہ ہے جو ایک بنیادی عقیدے کے حق میں رائے عامہ کو ہموار کرنے کے لیے اپنے تمام تنظیمی یونٹوں کو حرکت میں لا رہا ہے۔

سی آر ای کا کہنا یہ ہے کہ اپنے اسکولوں کا تقاضہ کرنے والے مسلمان کیتھولکوں سے کچھ کم بنیاد پرست نہیں ہیں۔ لیکن سی آر ای کی سوشل پالیسی کے ڈائریکٹر جین کاوزنز (JEAN COUSSINS) کا خیال ہے کہ مذہبی اسکولوں کے بارے میں یہ استفسار کہ آیا یہ زیادہ

© rasailojaraid.com